منیجنگ ڈائریکٹر: حجۃ الاسلام والمسلمین محمد حسن نقوی
چیف ایڈیٹر: محمد ابراہیم صابری، ایڈیٹر: احمد علی جواہری

مدارس دینیہ پاکستان کا ترجمان

15 روزہ وفاق ٹائمز

جلد 2
شمارہ 02

16 تا 31 جنوری 2022ء، 13 تا 28 جمادی الثانیہ ۱۴۴۳ھ

بزرگ عالم دین علامہ سید خادم حسین نقوی وفات پاگئے

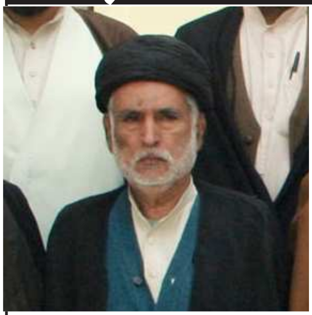

لاہور کی ممتاز دینی درسگاہ حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر کے استاد مولانا خادم حسین نقوی انتقال کر گئے۔ مرحوم عرصہ نصف صدی سے جامعہ المنتظر میں درس و تدریس کی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم مولانا خادم نقوی جامعہ المنتظر کے طالب علم رہے، قم المقدس سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنی مادر علمی حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر میں ہی تدریس کے شعبے سے وابستہ ہو گئے۔ مرحوم کے ہزاروں شاگرد خدمت اسلام میں مصروف ہیں۔ مولانا خادم نقوی مرحوم کی نماز جنازہ آج رات 8 بجے جامعہ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن میں ادا کی جائے گی۔

شیعہ عقائد کو نظر انداز کر کے کوئی نصاب مسلّط نہیں کیا جا سکتا، آیت اللہ حافظ ریاض نجفی

تحریک انصاف کا تمام طبقات کے لئے "یکساں نصاب" اچھا اقدام ہے لیکن متعصب افراد نے اسے متنازعہ بنا دیا، بالخصوص نصاب میں مکتبِ تشیّع کو نظر انداز کیا گیا ہے

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی نے واضح کیا ہے کہ ملت جعفریہ ہرگز اہل بیتؑ کی مخالفت برداشت نہ کرے گی۔ جبکہ شیعہ عقائد کو نظر انداز کر کے کوئی نصاب مسلّط نہیں کیا جا سکتا۔ تحریک انصاف کا تمام طبقات کے لئے "یکساں نصاب" اچھا اقدام ہے لیکن متعصب افراد نے اسے متنازعہ بنا دیا، بالخصوص نصاب میں مکتبِ تشیّع کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ حالانکہ ہم نے نصاب کی تدوین میں تعاون کیا لیکن ہماری تجاویز شامل نہ کی گئیں۔ متعلقہ افسران سے لے کر وزیرِ تعلیم اور وزیر اعظم تک سب کو خطوط بھیجے گئے لیکن ہمیں تسلی بخش جواب نہ دیا گیا۔ یہاں تک کہ حتمی مسودہ بھی فراہم نہ کیا گیا۔ جامعۃ المنتظر میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نئے نصاب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیتؑ کے ذکر کو نکالا جا رہا ہے۔ صدیوں کے مسلّمہ عقائد کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جیسا کہ درود میں تمام صحابہ کو شامل کرنے پر غیر ضروری زور دیا جا رہا ہے جس پر خود اہل سنت کے اکابر علماء بھی متفق نہیں۔ اس کے لئے جعلی احادیث کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ تمام صحابہ کو درود میں شامل کرنے پر اصرار بھی درست نہیں کیونکہ نہ تو کوئی صحابی معصوم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور نہ ہی ان کے معصوم ہونے پر کوئی اور دلیل ہے۔ قرآن مجید میں مسجد ضرّار کا واقعہ ہے جو بعض صحابہ نے بنائی تھی لیکن قرآن نے اسے مومنین کے مابین تفرقہ قرار دیا اور حکم خُدا سے گرا دی گئی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر اجازت کسی کی ملکیت پر یا کسی اور غلط طریقہ یا مقصد سے بنائی گئی مسجد کو گرایا جا سکتا ہے۔ واضح رہے کہ صحابہ کی کئی اقسام ہیں جن میں مجاہد، جانثار و مخلص شہداء بھی ہیں۔ اُن کا احترام لازم اور اُن کے خلاف بات کرنا جائز نہیں لیکن ایسے صحابہ بھی ہیں جن کی سنگین غلطیوں کا ذکر قرآن و روایات میں موجود ہے۔ خالد جیسے بھی ہیں جس نے ذاتی عناد کی بنا پر بے گناہوں کو قتل کیا۔ مالک بن نویرہ کو ناحق قتل کرنے کے بعد اس کی بیوی سے عدت کی شرط کے بغیر اُسی رات نکاح کیا گیا۔ کئی جنگوں میں ایک طرف علی علیہ السلام تھے تو ان کے مدمقابل کچھ صحابہ تھے۔ دونوں تو حق پر نہیں ہو سکتے پھر کیسے سب صحابہ کو درود میں شامل کیا جا سکتا ہے؟ لہٰذا "اجمعین" کہنا درست نہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُن کی آل کی تیرہ ہستیاں معصوم ہیں۔ صحابہ کے بارے غیر ضروری اصرار دین کے مطابق نہیں۔

"متنازعہ قومی نصاب" کے حوالے سے بزرگ علماء کی رہنمائی میں جلد قومی لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا، جامعۃ المنتظر میں پریس کانفرنس

علمائے شیعہ پاکستان نے قومی نصاب تعلیم کو یکساں طور مرتب نہ کرنے پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اس امر کو قومی زیادتی سے تعبیر کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یکساں قومی نصاب کے اعلان پر عملدرآمد کراتے ہوئے فوری طور پر مرتبہ نصاب کی خامیوں کو دور کرے۔ اس امر کا اظہار وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل علامہ محمد افضل حیدری، اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کے ممبر اور ادارہ منہاج الحسین کے سربراہ علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر، شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ ڈاکٹر شبیر حسن میثمی، مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری جنرل علامہ سید ناظر عباس تقوی، مرکزی سیکرٹری اطلاعات زاہد علی آخونزادہ اور ناظم وفاق المدارس الشیعہ پاکستان مولانا لعل حسین نے جامعۃ المنتظر لاہور میں ایک ہنگامی وڈیو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں کہا کہ پرائمری سطح پر پہلی سے پانچویں جماعت تک نصاب کے مرتب کرنے والی کمیٹیوں میں موجود مکتب تشیع کے نمائندوں کی تجاویز و اعتراضات کو یقین دھانی کے باوجود نصاب کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ جو کہ زیادتی کے مترادف ہے۔ جبکہ اگلے مرحلے میں نصاب کی ترتیب کے حوالے سے مڈل کی سطح یعنی چھٹی سے آٹھویں جماعت تک بھی مکتب تشیع کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ ایسی صورت میں وطن عزیز پاکستان کے تعلیمی اداروں میں پڑھایا جانا والا نصاب کسی طور بھی یکساں نہیں کہلایا جا سکتا جو خود حکمرانوں کے اُس دعوے کی نفی کرتا ہے جو انہوں نے یکساں نصاب تعلیم کے حوالے سے کر رکھے ہیں۔ انہوں واضح کیا کہ اس طریقہ کار کے ذریعہ نافذ کردہ نصاب سے قومی و ملی وحدت کے لیے کی جانے والی کاوشوں کو نقصان پہنچے گا اور وطن عزیز پاکستان میں اتحاد و وحدت کی قائم فضا متاثر ہو گی۔ علمائے شیعہ پاکستان نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ نصاب کو مرتب کرنے والی جن کمیٹیوں میں مکتب تشیع کی نمائندگی موجود نہیں ہے ان میں مساوی نمائندگی دی جائے اور اس حساس مسلے پر سنجیدگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نمائندوں کی پیش کردہ تجاویز و اعتراضات پر عملدرآمد کر کے نصاب تعلیم کو یکساں بنائیں، بصورتِ دیگر وہ پرامن احتجاج کا حق محفوظ رکھتے ہیں اور اس ضمن میں انہوں نے ملک بھر میں آئمہ جمعہ کو اپیل کی کہ وہ نماز جمعہ کے خطابات میں پہلے مرحلے پر عوام کو آگہی و شعور دینے کے سلسلے کا آغاز کریں۔ جبکہ اگلے مرحلے میں قائدِ ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی، آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی اور مفسر قرآن علامہ شیخ محسن علی نجفی کی رہنمائی سے ترتیب دیئے گئے آئندہ کے قومی لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

حمل ٹھہرنے کے بعد اسقاط، قتل کے مترادف ہے، سربراہ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

حمل ٹھہرنے کے بعد اسقاط، قتل کے مترادف ہے اس عمل میں شریک ہر فرد مجرم ہے جس کا کفارہ ہے، بے پردگی، فحاشی کا نتیجہ بدکاری وزنا ہے جس کے قریب بھی نہ جانے کا حکم ہے

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی نے کہا کہ حمل ٹھہرنے کے بعد اسقاط، قتل کے مترادف ہے۔ اس عمل میں شریک ہر فرد مجرم ہے جس کا کفارہ ہے، بے پردگی، فحاشی کا نتیجہ بدکاری وزنا ہے جس کے قریب بھی نہ جانے کا حکم ہے۔ جو دوسروں کی ناموس پر حملہ کرے گا اُس کی اپنی ناموس بھی محفوظ نہ رہے گی چاہے بُری نظروں سے دیکھنا ہو یا خدانخواستہ زنا کی صورت میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے معاشرے میں بے پردگی و بے حیائی تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے جو اخلاقی بے راہ روی کا موجب ہے۔ اب تو یورپ کا گماں ہوتا ہے۔ معمولی چیز کی تشہیر بھی عورت کو نامناسب انداز میں پیش کر کے کی جاتی ہے۔ فحاشی کا نتیجہ بیماری، غربت، پریشانی ہے۔ ایفائے عہد کی تاکید ہے چاہے غیر مسلم سے بھی کیا جائے۔ ملاوٹ حلال مال کو بھی مشکوک بنا دیتی ہے۔ اچھا انسان بننے کی ایک اہم صفت گفتگو میں حد درجہ احتیاط ہے۔ غیر ضروری باتوں اور سنی سنائی باتوں کو بغیر تحقیق بیان کرنا بھی ٹھیک نہیں۔ کل قیامت کے دن یہی زبان اور دیگر اعضاء آپ کے خلاف گواہی دیں گے۔ اکثر حکمران سمجھتے ہیں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں لیکن زوال کے بعد احتساب ہونے پر آنکھیں کھلتی ہیں۔ جامع علی مسجد جامعتہ المنتظر میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے انہوں نے یکساں نصاب تعلیم پر تحفظ کا اظہار کرتے ہوئے ملت جعفریہ کے اعتراضات کو دور کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا امن و امان ترقی کی بنیادی شرط ہے۔ فتنہ وفساد زدہ معاشرے میں ترقی کی فکر و عمل مفلوج ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انصاف بھی ترقی وخوشحالی کی اہم بنیاد ہے۔ انصاف قائم کرنے کی ایک روشن ترین مثال امیر المومنین علیؑ کا اپنے قاتل کو شربت پلانا ہے جس پر دنیا کے دانشور حیرت زدہ ہیں۔ یتیم کا مال نہ کھانا بھی عدل وانصاف کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے انسان کو کائنات کی تمام چیزوں میں تصرّف کا اختیار دیا۔ بیماری سے شفا کا سامان بھی مہیا کر دیا لیکن عمر جتنی بھی طویل ہو بالآخر موت یقینی ہے۔ سورہ مبارکہ بنی اسرائیل میں تمام معاملات میں فقط اللہ کی اطاعت کا حکم دیا گیا۔ والدین غلط کار، کافر ہوں یا اولاد کے حق میں اچھے نہ ہوں تب بھی اولاد ان سے نیک برتاؤ کرے۔ اسی طرح رشتہ دار، مسکین، مسافر کا خیال رکھنے کا حکم ہے۔ ان کی مالی مدد کی جائے۔ چیونٹی سے لے کر ہاتھی تک تمام مخلوقات کے رزق کا ضامن اللہ ہے۔ پہلے زمانے میں اولاد کو تنگدستی کے خوف سے قتل کیا جاتا تھا، اب آبادی کی کثرت کا بہانہ بنا کر اس میں کمی کی تلقین کی جاتی ہے حالانکہ اللہ کا واضح فرمان ہے کہ تمہیں بھی اور اولاد کو بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔

علامہ سید خادم حسین نقوی مرحوم علم وحکمت سے سجی ہوئی شخصیت کے مالک تھے، علامہ سید مرید حسین نقوی

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب سربراہ علامہ سید مرید حسین نقوی نے حوزہ علمیہ جامعتہ المنتظر کے بزرگ علامہ سید خادم حسین نقوی کے سانحہ ارتحال پر افسوس وتعزیت کا اظہار کیا ہے۔ جامعتہ المنتظر لاہور کے ناظم اعلیٰ نے کہا کہ علامہ سید خادم حسین نقوی کا انتقال ملت کے لئے بڑا نقصان ہے، مرحوم علامہ صاحب عالم باعمل تھے۔ ان کا خلاء کبھی پر نہیں ہوسکتا۔ علامہ خادم حسین نقوی کو میں نے اپنی زندگی میں علم و حکمت سے سجی ہوئی شخصیت پایا۔ انہوں نے کہا کہ مرحوم ہمیشہ سیرت معصومینؑ کے نقش پا بننے کی کوشش کرتے تھے۔

لاہور میں مظلوم یمنیوں پر سعودی جارحیت کیخلاف احتجاجی مظاہرہ

یمن میں آلِ سعود کی جارحیت کیخلاف امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پاکستان نے ملک کے اہم شہروں لاہور، ملتان، گلگت اور اسلام آباد میں احتجاجی ریلیوں کا انعقاد کیا۔ اس حوالے سے لاہور میں پریس کلب کے سامنے بھی احتجاجی ریلی نکالی گئی۔ آئی ایس او پاکستان کے رہنماؤں نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 7 سال سے یمن میں مظلوم مسلمانوں کو شیطانی قوتوں کی جارحیت کا سامنا ہے، سعودی بمباری سے یمن میں اب تک ایک لاکھ سے زائد افراد زخمی وشہید اور معذور ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تاریخ کے بدترین انسانی بحران، وحشیانہ حملوں کیخلاف اور یمن میں عالمی سامراج کی جارحیت کیخلاف ہمیں سڑکوں پر نکل کر استعمار دشمنی کا عملی ثبوت دینا ہوگا۔ مقررین کا کہنا تھا کہ یمن کی جیل پر جارح سعودی اتحاد کے وحشیانہ حملے میں 80 سے زائد مظلوم یمنی شہید ہوئے۔ آل سعود اور متحدہ عرب امارات عالمی سامراج امریکہ اور صیہونی حکومت کے ذلیل وخوار آلہ کار اور انسانیت کے مجرم ہیں۔ مقررین کا کہنا تھا کہ یمن میں جارح سعودی اتحاد کے حملوں میں پچاسی فیصد سے زیادہ بنیادی تنصیبات تباہ ہو چکی ہیں، جبکہ عوام کو خوراک اور دواؤں کی قلت کا بھی سامنا ہے، ان تمام مظالم کے باوجود امت مسلمہ کی خاموشی اور عالمی برادری کی بے حسی افسوسناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ یمن کے مظلوم عوام نے 40 سال سے استعماری و استکباری جارحیت کا سامنا کر رہے ہیں، وہاں کے عوام کے حوصلے بلند ہیں اور وہ مزاحمت و استقامت کے راستے کو ہرگز ترک نہیں کریں گے۔

روز اول سے اردو زبان کو اسکا آئینی وجائز حق دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں، علامہ ساجد نقوی

قائد ملت علامہ سید ساجد علی نقوی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ہم روز اول سے اردو زبان کو اس کا آئینی و جائز حق دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں، اردو قومی زبان کے ساتھ قومی شناخت بھی ہے، دستور میں موجود، سپریم کورٹ کے فیصلے میں موجود اور پورے ملک کو آپس میں پروئے ہوئے ہے، مگر افسوس اس قومی شناخت کے ساتھ "من پسند پالیسی" جیسا سلوک کیا جاتا رہا ہے، اردو زبان کا حق تسلیم کرتے ہوئے آئین کا آرٹیکل 251 نافذ کرنے سے گریز کیا جاتا رہا ہے، سپریم کورٹ کے سینیئر جج کا بیان خوش آئند ہے، سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے۔ علامہ سید ساجد علی نقوی نے 2015ء میں اردو زبان کے نفاذ بارے سپریم کورٹ آف پاکستان کے تاریخی فیصلہ پر نوٹس لینے، جواب طلب کر کے معاملے کا ازسرنو جائزہ لینے کی سماعتوں اور چند روز قبل سپریم کورٹ آف پاکستان کے سینیئر جج جسٹس فائز عیسیٰ کے قانون کی واقفیت سے متعلق اردو میں قانون سازی کے بیان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہم روز اول سے اردو زبان کو اس کا آئینی حق دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں جبکہ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد متواتر حکمرانوں کو متوجہ کرتے آرہے ہیں، مگر اس کے باوجود اس حکم کی تعمیل نہیں کی گئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سپریم کورٹ کے واضح حکم کے باوجود آج تک اس کی خلاف ورزی کا کوئی جواز نہیں، حکمران قانون کی حکمرانی، جمہور، دستور کی بالادستی کی صرف مالا جپتے ہیں، مگر عملاً سب کچھ مفادات کی نذر کر دیا جاتا ہے، یہی حال اردو زبان کے ساتھ کیا جا رہا ہے، زبان زندہ قوموں کی پہنچان ہوا کرتی ہے، مگر افسوس پاکستان میں اس کے ساتھ بھونڈے انداز میں مذاق جاری ہے اور صرف "من پسند پالیسی" کے تحت ہر کچھ عرصہ بعد معمولی سی بات کر دی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اردو زبان جہاں پورے ملک کو آپس میں پروئے ہوئے یکجہتی کی علامت ہے، وہیں دستور میں موجود اور سپریم کورٹ کے فیصلے میں موجود ہے۔ اردو کے نفاذ کے حوالے سے آئین کے آرٹیکل 251 پر فی الفور عمل کیا جائے، قوانین کے ساتھ کیسز کے فیصلے بھی اردو میں دیئے جائیں، تاکہ عوام کی اکثریت ان سے مستفید ہوسکے۔

دینی طالبعلموں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا ہدف صرف علوم دینیہ کے حصول کو قرار دیں، آیت اللہ حافظ بشیر نجفی

آیۃ اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی نے مرکزی دفتر نجف اشرف میں مدرسہ الحکمۃ کے طلاب علوم دینیہ سے خطاب میں کہا کہ حوزوی و دینی تعلیم کی ابتدا تو ہے لیکن اسکی انتہا نہیں ہے

وفاق ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، آسٹریلیا میں آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی کے وکیل حجت الاسلام مولانا سید ابوالقاسم نے آسٹریلیا اور لکھنؤ کے مومنین کے ساتھ آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی سے ان کے مرکزی دفتر نجف اشرف میں ملاقات کی۔ اس ملاقات میں آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی نے مومنین کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن وہ مومن کہ جس پر ہم نے زیادتی کی ہوگی یا جس کا حق ہمارے ذمہ تھا اور ہم نے ادا نہیں کیا، وہ مومن کہے گا کہ میں اسوقت تک معاف نہیں کروں گا جب تک آپ میرا حق ادا نہیں کریں گے۔ اس وقت انسان کے پاس دینے کے لیے کچھ نہیں ہوگا۔ تو صاحب حق کہے گا اپنی نیکیوں میں سے کچھ دے دو۔ اب چونکہ انسان نے ایک پر تو زیادتی کی نہیں ہوگی لہٰذا ان لوگوں سے دامن چھڑاتے چھڑاتے اپنا دامن نیکیوں سے خالی ہوجائے گا۔

آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی نے کہا کہ جن پر آپ نے ظلم و زیادتی کی ہوئی ہے ان سے دنیا میں ہی معاملہ صاف کرلیں تاکہ آخرت کی ذلت سے محفوظ رہیں۔ دوسری طرف آئے ہوئے وفود نے قیمتی وقت دینے پر آیت اللہ العظمیٰ حافظ بشیر حسین نجفی کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

رہبر معظم انقلاب اسلامی، حضرت فاطمہ زہرا (س) کے یوم ولادت پر خطاب

صدیقہ طاہرہ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت کی مناسبت سے اتوار تیئیس جنوری 2022 کو ملک کے بعض ذاکروں، شعراء اور مداحان اہلبیت نے رہبر انقلاب اسلامی سے ملاقات کی۔ رہبر انقلاب اسلامی نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے اپنے خطاب میں سماجی سرگرمیوں اور عوام کی بے لوث خدمت جیسے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی شخصیت کے بعض اعلی پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا اور مذہبی انجمنوں کو تشریح کے جہاد کا مرکز بتاتے ہوئے کہا کہ انجمنوں کو حقائق برملا کرنے اور معاشرے بالخصوص نوجوانوں کو آج کے دور کے سوالوں کے صحیح اور ٹھوس جواب دینے کا مقام ہونا چاہیے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت باسعادت، امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے یوم پیدائش اور اسی طرح یوم مادر اور یوم زن کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے قرآن مجید کی آیات اور احادیث کی بنیاد پر حضرت صدیقہ طاہرہ کی شخصیت کے بعض غیر معمولی پہلوؤں کی طرف اشارہ کیا اور کہا: طہارت کا مرکز، خدا کے لیے کام، بے لوث خدمت اور مباہلے کے واقعے میں باطل کے محاذ کے مقابلے میں ممتاز منزلت،

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ان بے نظیر خصوصیات میں شامل ہیں جن کی طرف قرآن مجید میں واضح طور پر اشارہ کیا گیا ہے۔ آیۃ اللہ العظمیٰ خامنہ ای نے سورۂ دہر کی آیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ضرورت مندوں اور محتاجوں کی خالصانہ اور بغیر احسان جتائے ہوئے کی جانے والی خدمت کو فاطمی معاشرے کی اہم علامتوں میں شمار کیا اور کہا: "خداوند عالم کے فضل سے اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد، ایرانی معاشرہ، فاطمی معاشرہ بن چکا ہے۔

علامہ خادم حسین نقوی کی علمی، تبلیغی اور ترویج دین کے لئے کی گئی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، سربراہ مدرسہ الامام المنتظر قم

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، مدرسہ الامام المنتظر قم کے سربراہ علامہ سید محمد حسن نقوی نے حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور کے سینئر استاد علامہ سید خادم حسین نقوی کی وفات پر تعزیتی پیغام میں کہا کہ علامہ سید خادم حسین نقوی کی وفات ہم سب کو سوگوار کر گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے انتقال سے حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر ایک بے لوث علمی شخصیت سے محروم ہوگیا ہے اور انکی علمی خدمات کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ علامہ سید محمد حسن نقوی نے انکی وفات پر گہرے رنج و دکھ کا اظہار کیا ہے، ایک تعزیتی بیان میں کہا کہ مرحوم کئی عرصے سے تدریس سے وابستہ رہے، انہوں نے کہا کہ مرحوم کی گرانقدر علمی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

حضرت زہرا (س) کا روز ولادت انسانیت کے لئے عید کا دن ہے

عراق کے مشہور عالم دین آیت اللہ سید محمد تقی مدرسی نے فرمایا: حضرت فاطمہ زہرا (س) یک الٰہی تحفہ ہیں جسے خداوند متعال نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انسانیت کے لئے رحمت کا ذریعہ بنا کر عطا فرمایا ہے۔ آیت اللہ مدرسی نے حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کے یوم ولادت کو ہر اس مومن کی عید قرار دیا جو بی بی دو عالم کی معرفت رکھتا ہے۔ عراق کے مشہور عالم دین آیت اللہ مدرسی نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت کے موقع پر ایک تقریر میں آپ کے فضائل و مناقب کے بعض پہلوؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: لاتعداد حدیثیں حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل پر دلالت کرتی ہیں اور ان کے فضائل و مناقب کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ لہٰذا مومن کو چاہیے کہ وہ اس عظیم خاتون کی پیروی کرے اور ان کے راستے پر چلے۔ عراق کے مشہور عالم دین آیت اللہ سید محمد تقی مدرسی نے حضرت صدیقہ طاہرہ (س) کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے تاکید کی اور کہا: مومن جتنا زیادہ حضرت زہرا (س) اور ان کی زندگی کے بارے میں معرفت حاصل کرے گا اتنا ہی معرفت اس کی زندگی پر اثرانداز ہوگی۔

ایرانی دینی مدارس کے سربراہ کا یمن میں جاری مظالم کی شدید مذمت

ایرانی دینی مدارس کے سربراہ آیت اللہ علی رضا اعرافی نے یمن میں جاری مظالم کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے مذمتی بیان میں کہا ہے کہ بے گناہ یمنی مردوں، عورتوں اور بچوں کا خون بہانا دشمنوں کے خوفزدہ ہونے کی علامت ہے اور اپنے گھروں میں انصار اللہ کے میزائلوں کا مزہ چکھنے کے بعد اپنے تئیں حوصلے بلند کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم بزدل دشمن کے مقابلے میں یمن کی مظلوم اور بہادر قوم کو استقامت کا درس دیتے ہیں اور آیہ کریمہ "أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ" کی بنیاد پر ان وحشیانہ جرائم کے مقابلے میں صحیح وقت اور مقام پر دشمن کو منہ توڑ جواب دینے کے حق پر ہیں۔ فتح مومنین کے ساتھ ہے اور یہ ایک الٰہی وعدہ ہے اور ہم یمن میں اپنے بھائیوں سے ثابت قدم رہنے کی تاکید کرتے ہیں کہ فتح آپ کے ساتھ ہے، ان شاء اللہ۔ امام جمعہ قم نے کہا کہ سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے

حالیہ وحشیانہ جرائم میدان جنگ میں ان کی شکست کی علامت ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یمن کے مظلوم عوام پر سعودیوں اور اماراتیوں کا ظلم جلد ختم ہوجائے گا اور یہ ایک ناقابل انکار وعدۂ الٰہی ہے۔ ایرانی معروف عالم دین کا کہنا تھا کہ ہم سعودی اور اماراتی جارحوں اور ان کے اتحادیوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ فرعون سے صدام تک سابقہ ظالموں کے انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ان کے انجام پر غور کریں کیونکہ وہ بھی اسی سمت میں آگے بڑھ رہے ہیں۔

حوزہ ہائے علمیہ کو موجودہ مسائل کا جواب دینے کے لئے خصوصی طور پر کوشش کرنی چاہئے، معروف ایرانی عالم دین

جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم کی مجلس عاملہ کے سربراہ حجۃ الاسلام والمسلمین ولی اللہ لونی نے "حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا، زن و خانوادہ" کے بارے میں سوالات اور شبہات کے جوابات کے لئے خصوصی انٹرنیٹ سائٹ کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیعہ و سنی کے اتحاد کی بحث میں سیرت کا نفسیاتی نقطہ نظر ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر سنجیدگی سے غور کیا جانا چاہئے، تقریب مذاہب اسلامی کے سلسلے میں مذاہب کے درمیان اقدار اور آزادی کے مصداق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر ایک کی الگ الگ سے تحقیق کرنی چاہئے۔ انہوں نے خواتین اور خاندان کے مسائل بیان کرنے کو بنیادی اور کلیدی اقدام قرار دیتے ہوئے کہا کہ حوزہ ہائے علمیہ خواتین اور خاندان کی اقدار کے ساتھ ساتھ ان کے اصل ماخذ اور دین سے تعلق کی وجہ سے ان کے مقام کی وضاحت میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ حجۃ الاسلام ولی اللہ لونی نے کہا کہ شبہات پیدا کرنے اور دشمنوں کی سازشوں کے خلاف منصوبہ بندی ہماری اولین ترجیح ہونی چاہئے، ہمیں صرف اپنے عقائد کے بارے میں شبہ پیدا کرنے کے انتظار میں نہیں رہنا چاہئے بلکہ ہمہ وقت تیار رہنا چاہئے تاکہ دشمنوں کی سازشوں اور ناپاک عزائم کو خاک میں ملائیں۔ انہوں نے فقہ کے خصوصی شعبوں کو فروغ دینے کی ضرورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مزید کہا کہ دور حاضر کے مسائل کا جواب دینے کے لئے ہمیں فقہ کے اہم ابواب پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حجۃ الاسلام والمسلمین لونی نے کہا کہ ہمیں خاندانی فقہ کو سنجیدگی سے لینا اور خواتین کو جذبات اور خاندانی اجتماعات کا مرکز سمجھنا چاہئے۔

بامعرفت زیارت کا حصول آستان قدس رضوی کا اہم مقصد و ہدف ہے، متولی حرم امام رضاؑ

مشہد مقدس کی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں نے حرم امام رضا(ع) کے متولی حجت الاسلام والمسلمین احمد مروی سے حرم مطہر رضوی میں ملاقات کی۔ حجت الاسلام مروی نے اس موقع پر کہا کہ لوگوں کو دین کی دعوت؛ علم و شعور، بصیرت، مطالعہ اور معتبر ذرائع سے دی جانی چاہئے کیونکہ بہت سارے انحرافات اور خرافات کی وجہ دین و مذہب کا غلط انداز میں متعارف کرانا ہے، انہوں نے کہا کہ آج کے دور میں مذہب کو غلط طریقے سے پیش کرنا اور صحیح طریقے سے اس کا تعارف نہ کرانا ہی دین کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا رہا ہے اور بدقسمتی سے تبلیغ دین کے بارے میں نگرانی و نظارت بھی نہیں کی جاتی اور اسی وجہ سے بعض افراد مذہب کے نام پر توہین آمیز مطالب بیان کر کے مذہب کو سب سے زیادہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض مطالب بدنامی اور توہین دین و مذہب کا باعث ہیں تو بعض دیگر مطالب میں فقط لوگوں کے جذبات پر توجہ دی جاتی ہے اور قرآنی منطق اور عقل کو مدنظر نہیں رکھا جاتا، آج دین کے مسئلے میں یہ دو اہم مسائل ہمیں درپیش ہیں، شعائر دین اور دین کے بارے میں جذبہ اور جذبات کا رکھنا بھی ضروری ہے لیکن ان کے ساتھ علم و معرفت پر بھی توجہ دینا چاہئے۔ حرم امام رضا(ع) کے متولی نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ دین و مذہب کے بارے میں ناقابل اعتماد اور غیر معتبر

مطالب کے بیان سے مکتب و مذہب کے خلاف چلنے والی تحریکوں اور سوشل نیٹ ورک کو مواد فراہم ہوتا ہے اور اس سے دنیا کو اسلام کا غلط چہرہ دکھایا جاتا ہے؛ کہا کہ غلطیوں اور کوتاہیوں کو چھپانے کے لیے مذہب اور مقدس چیزوں پر پیسہ خرچ کرنا لوگوں کے مذہبی عقائد پر کاری ضرب کا سبب بنتا ہے۔

قطر، کتابوں کی نمائش میں حرم امام رضا (ع) کی اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن کی شرکت

قطر کے بین الاقوامی اکتیسویں میلے کی افتتاحی تقریب میں ایرانی ناشرین، قطری وزیر اعظم اور وزیر ثقافت کے ساتھ دیگر سیاسی حکام، غیر ملکی سفیروں اور بعض ثقافتی شخصیات نے بھی شرکت کی کتابوں کی نمائش کا افتتاح "العلم نور" کے نعرے سے کیا گیا۔

کتابوں کی اس نمائش میں آستان قدس رضوی کی اسلامک ریسرچ فاؤنڈیشن نے اسلامی جمہوریہ ایران کی ا

سٹال میں اپنی 40 کتب کے ساتھ حصہ لیا اور فاؤنڈیشن کے نمائندے نے میں شرکت کرنے والے ناشرین سے مختلف موضوعات پر براہ راست خیال کیا۔ اس نمائش کا 29000 مربع میٹر رقبہ پر اہتمام کیا گیا ہے جس میں 37 ممالک سے 430 ملکی اور غیر ملکی ناشرین شریک ہیں۔ ان ناشرین میں 319 عرب ناشرین ہیں اور 45 غیر ملکی پبلشرز کے علاوہ دیگر پبلشرز کے 90 نمائندے بھی شریک ہیں۔ واضح رہے کہ قطر کے دارالحکومت دوحہ میں منعقد ہونے والی کتابوں کی یہ نمائش 13 جنوری 2022 سے 22 جنوری 2022 تک جاری رہے گی، یہ نمائش ہر روز صبح 9 بجے سے رات 10 بجے تک کتاب سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لئے کھلی رہے گی۔

امام خمینیؒ کے مزار اقدس اور گلزار شہداء میں رہبر انقلاب اسلامی کی حاضری

عشرۂ فجر کی آمد اور اسلامی انقلاب کی کامیابی کی تینتالیسویں پرشکوہ سالگرہ کے موقع پر رہبر انقلاب اسلامی آیۃ اللہ العظمی سید علی خامنہ ای پیر کو علی الصباح اسلامی انقلاب کے بانی امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر پہنچے اور انہوں نے نماز پڑھ کر اور قرآن مجید کی تلاوت کر کے، ایرانی قوم کے عظیم الشان قائد کو خراج عقیدت پیش کیا۔ رہبر انقلاب اسلامی اسی طرح اعلی مرتبہ شہداء بہشتی، رجائی، باہنر اور 7 تیر سنہ 1360 ہجری شمسی مطابق 28 جون 1981 کے سانحے کے شہداء کے مزاروں پر حاضر ہو کر خداوند متعال سے ان کے درجات کی بلندی کی دعا کی۔ آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای اس کے بعد گلزار شہدا گئے اور انہوں نے اسلام اور ایران کا دفاع کرنے والے شہیدوں کی پاکیزہ ارواح پر درود و سلام بھیجا۔

امریکہ مذاکرات نہیں بلکہ دہشت گردانہ پالیسیوں پر گامزن ہے، امام جمعہ تہران

اسلامی جمہوریہ ایران کے دارالحکومت تہران میں نماز جمعہ آیت اللہ سید احمد خاتمی کی امامت میں منعقد ہوئی، جس میں مومنین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تہران کے عارضی خطیب جمعہ نے عالمی سطح پر امریکہ کی دہشت گردانہ اور ظالمانہ پالیسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ لوٹ مار چاہتا ہے، مذاکرات نہیں، ویانا میں تمام پابندیوں کا خاتمہ ضروری ہے۔ خطیب جمعہ نے کہا کہ سیاسی میدان میں جہاد بہت ہی اہم ہے اور ہمیں اپنے فیصلے کرنے کی اغیار کو اجازت نہیں دینی چاہیے۔ انقلاب اسلامی کی بدولت آج ہم اپنے فیصلے خود کر رہے ہیں۔ خطیب جمعہ نے ماہ رجب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ماہ رجب، ماہ شعبان اور ماہ رمضان کی آمد آمد ہے ہمیں ان مہینوں سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ خطیب جمعہ نے کورونا وائرس کی چھٹی لہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں طبی دستورات کی رعایت کے ساتھ کورونا وائرس کی اس لہر سے عبور کرنا چاہیے۔ خطیب جمعہ نے یمن کے نہتے عربوں پر سعودی عرب کی بربریت اور جارحیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ سعودی عرب

نے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے یمن میں جنگی جرائم کا ارتکاب کیا ہے اور عالمی برادری سعودی عرب کے یمن پر مجرمانہ، ظالمانہ، بہیمانہ ہوائی حملوں اور جنگی جرائم کے اقدامات پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

پیغمبر اکرم (ص) نے اسلامی فلاحی ریاست میں بہترین اصول رکھے تھے، وزیر اعظم

سوئٹزرلینڈ میں کوئی قبضہ مافیا نہیں اور کوئی لندن جاکر فلیٹ نہیں خریدتا، اس لیے وہاں اللہ کی برکت ہے، مدینہ کی ریاست کی باتیں آج تک جمعے کے خطبوں میں سنتے رہے ہیں اور عملی زندگی میں کوئی تعلق نہیں رہا

عمران خان نے کہا کہ طاقت ور کو چوری کی سزا نہیں ملتی اور غریب پس جاتا ہے، اب ہمارا انقلابی قدم قانون میں اصلاحات اور عمل کی طرف ہوگا، فلاحی ریاست کی طرف ہم بڑا قدم اٹھا چکے ہیں، رسول (ص) نے اسلامی فلاحی ریاست میں بہترین اصول رکھے تھے، عدلیہ سے اپیل کرتا ہوں قانونی اصلاحات اور قانون پر عمل کروائیں، ریکوڈک کیس میں پاکستان کو جرمانہ ہوا اور معاشی نقصان برداشت کرنا پڑا۔ وزیراعظم کا کہنا تھا کہ اوورسیز پاکستانی ملک کا اثاثہ ہیں، ان کی ترسیلات پر ملک چل رہا ہے، اوورسیز پاکستانی ملک میں سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں مگر ان کو اعتماد نہیں، سیاحتی شعبے میں بیرون ملک قانون پر عمل داری ہے وہاں کوئی قبضہ گروپ نہیں، کسی بھی معاشرے میں انصاف نہیں ہوگا تو خوشحالی نہیں آئے گی، ہم نے قانونی اصلاحات سے متعلق اپنا کام کردیا اب عدلیہ کا کام اس پر عمل کرانا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سوئٹزرلینڈ میں قانون کی حکمرانی و بالادستی ہے، وہاں کسی چپڑاسی کے اکاؤنٹ میں اربوں روپے نہیں جاتے، سوئٹزرلینڈ میں کوئی قبضہ مافیا نہیں اور کوئی لندن جاکر فلیٹ نہیں خریدتا، اس لیے وہاں اللہ کی برکت ہے، مدینہ کی ریاست کی باتیں آج تک جمعے کے خطبوں میں سنتے رہے ہیں اور عملی زندگی میں کوئی تعلق نہیں رہا، حالانکہ اللہ نے حکم دیا کہ نبیؐ کے رستے پر چلے، یہ ہماری بہتری کے لیے ہے، اس وقت سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ کسی طرح طاقت ور کو قانون کے نیچے لے آئیں۔

تعلیمی نصاب پر تحفظات، شیعہ علماء کے موقف پر حافظ طاہر اشرفی کا بھی اتفاق

وزیراعظم کے معاون خصوصی حافظ طاہر اشرفی سے شیعہ علماء نے لاہور میں پنجاب قرآن بورڈ کے آفس میں ملاقات کی۔ ملاقات میں یکساں قومی نصاب، قرآن بورڈ، متحدہ علماء بورڈ سمیت دیگر امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات کرنیوالے علماء میں شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی رہنما علامہ عارف حسین واحدی، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل علامہ محمد افضل حیدری، تحریک حسینیہ پاکستان اور ادارہ منہاج الحسینؑ کے سربراہ علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر شامل تھے۔ شیعہ قائدین نے یکساں قومی نصاب میں مکتب تشیع کے حوالے سے اپنے تحفظات سے حافظ طاہر اشرفی کو آگاہ کیا۔ اس موقع پر حافظ طاہر اشرفی نے شیعہ علماء کے موقف سے اتفاق کرتے ہوئے معاملہ اعلیٰ سطح پر اُٹھانے کی یقین دہانی کروائی۔ ذرائع کے مطابق حافظ طاہر اشرفی کا کہنا تھا کہ ہم نے شیعہ ارکان کی جانب سے یکساں قومی نصاب کے حوالے سے تحفظات من وعن حکومتی حکام تک پہنچائے ہیں، مگر ان پر عملدرآمد ہونے کا انہیں علم نہیں۔ حافظ طاہر اشرفی نے کہا کہ وہ اس حوالے سے متعلقہ حکام سے دوبارہ بھی بات کریں گے۔ طاہر اشرفی کا کہنا تھا کہ اہلبیتؑ و صحابہؓ کے ذکر کے بغیر نصاب تعلیم نامکمل ہے، نصاب کو اسلامی اقدار کے عین مطابق بنایا جائے گا اور اس میں تمام مکاتب فکر کو نمائندگی ملنی چاہیئے۔

ایران کی لاہور دہشتگردانہ دھماکے کی شدید مذمت

اسلامی جمہوریہ ایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان سعید خطیب زادہ نے ایک پیغام میں پاکستان کے شہر لاہور میں ہونے والے دہشتگردانہ حملے کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایک بار پھر دہشتگردوں نے اس قسم کے اقدامات سے حالات کو خراب کرنے کی کوشش کی اور امن وصلح کی برقراری کیلئے ضروری ہے کہ دہشتگرد گروہوں کے نیٹ ورک کو تباہ کیا جائے۔ ایران کی وزارت خارجہ کے پیغام میں جاں بحق ہونے والوں کے اہلخانہ، حکومت اور پاکستانی عوام سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ واضح رہے کہ کل نیو انارکلی بازار میں زوردار دھماکے کے نتیجے میں ایک بچے سمیت 3 افراد جاں بحق اور 29 زخمی ہوئے جن میں سے 7 کی حالت تشویشناک ہے۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ قریبی عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور وہاں کھڑی کئی موٹر سائیکلوں میں آگ لگ گئی۔ پاکستان کے وفاقی وزیر داخلہ شیخ رشید احمد کا کہنا ہے کہ اسلام آباد حملے کی ذمہ داری کالعدم ٹی ٹی پی نے قبول کی ہے۔

ایرانی قومی فٹبال ٹیم کی کامیابی پر ایران میں تعینات پاکستانی سفیر کی مبارکباد

تہران میں تعینات پاکستان کے سفیر رحیم حیات قریشی نے اپنے ٹویٹر ہینڈل پر فٹبال ورلڈ کپ کے کوالیفائنگ میچ میں عراق کے بالمقابل ایران کی فتح پر مبارکباد پیش کی اور آئندہ مراحل میں اسکی مزید کامیابی کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ خیال رہے کہ ایران کی قومی فٹبال ٹیم نے جمعرات کی شب تہران کے آزادی اسٹیڈیم میں کھیلے گئے ایک حساس میچ میں اپنے پڑوسی ملک عراق کی فٹبال ٹیم کو ایک گول سے شکست دے کر قطر فٹبال ورلڈ کپ کے لئے کوالیفائی کر لیا۔ میچ میں شاندار جیت کے بعد پورے ایران میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور لوگوں نے سڑکوں پر نکل کر بڑے پرجوش انداز میں جشن منایا۔ بارانی موسم اور شدید سردی کے باوجود میچ دیکھنے کے لئے تماشائیوں کی بڑی تعداد اسٹیڈیم میں موجود تھی اور میچ کی حساسیت اور اہمیت کے پیش نظر ایران کے نائب صدر محمد مخبر اور وزیر کھیل حمید سجادی بھی میچ دیکھنے کے لئے آزادی اسٹیڈیم پہنچے۔ خیال رہے کہ فٹبال ورلڈ کپ رواں برس نومبر کے مہینے میں قطر میں شروع ہوگا۔

غلط معلومات کا پھیلاؤ معاشرے کی ہم آہنگی کے لیے خطرہ ہے، آرمی چیف

پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے لاہور گیریژن کا دورہ کے دوران فیکلٹی ممبران اور طلبا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ دشمن قوتوں کے عزائم کو ناکام بنانے کے لیے متحد رہنے کی ضرورت ہے۔ آرمی چیف نے لمز، ایف سی یو، یو ای ٹی، ایل ایس ای، پی یو اور جی سی یو کے وی سیز، فیکلٹی ممبران اور طلبہ سے مکالمے کو مثبت قرار دیتے ہوئے کہا پاکستانی نوجوان انتہائی باصلاحیت، کاروباری سوچ کے حامل ہیں، انہیں مناسب مواقع اور سازگار ماحول ملنے پر وہ ملک کو ترقی اور خوشحالی کی طرف لے جائیں گے۔ آرمی چیف نے مستقبل کی قیادت، مفید شہریوں کی تیاری میں تعلیمی اداروں کے کردار کو سراہا اور تعلیم، صحت، بنیادی ڈھانچے، ماحولیات کے شعبوں میں انسانی وسائل کی ترقی کی ضرورت پر زور دیا۔

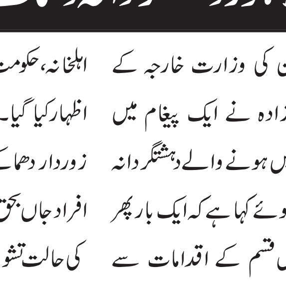

ہمارے ہاں ہر خاندان کو ہیلتھ کوریج ملے گی، عمران خان

وزیراعظم عمران خان نے کہا ہے کہ پاکستان کا صحت کارڈ دنیا کے ہیلتھ سسٹم سے ایک قدم آگے نکل گیا۔ انہوں نے اسلام آباد میں نیا پاکستان قومی صحت کارڈ اجرا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحت کارڈ منصوبے پر وزیراعلیٰ پنجاب اور ان کی ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں، مجھے برطانیہ میں صحت انشورنس سسٹم نے متاثر کیا تھا لیکن ہمارا منصوبہ اس سے بھی آگے جائے گا، ہمارا صحت کارڈ امیر ملکوں سے آگے نکل گیا ہے، کوئی بھی خاندان نہ صرف سرکاری بلکہ نجی اسپتالوں سے بھی علاج کرا سکتا ہے، امیر ممالک میں ہیلتھ انشورنس کے لیے پریمیم دینا پڑتا ہے لیکن ہمارے ہاں ہر خاندان کو ہیلتھ کوریج ملے گی، ہم پوری دنیا کے لیے مثال بنیں گے، کہ اصل میں فلاحی ریاست کیا ہوتی ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ پچھلے سربراہان مملکت یہ سمجھتے رہے کہ ملک میں پہلے خوشحالی آئے گی پھر ہم اسے فلاحی ریاست بنائیں گے، لیکن میں اس کے برعکس سمجھتا ہوں، ہم نے ملک کو فلاحی ریاست بنانے کی بھی کوشش ہی نہیں کی، مدینے کی ریاست میں انسانیت اور احساس تھا، ہیلتھ کارڈ کے بعد لوگوں کو تعلیم کے شعبے میں بھی سہولیات دیں گے۔

دانشگاہ جعفریہ واگھریجی اس وقت وجود میں آیا جب سندھ میں نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کوئی عالم نہیں ہوتے تھے، علامہ محمد محسن مہدوی کی وفاق ٹائمز سے گفتگو

حجت الاسلام مولانا محمد محسن مہدوی 1958 کو پیدا ہوئے، آپ دانشگاہ جعفریہ واگھریجی میرپور خاص کے پرنسپل ہیں اور آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور اس کے بعد جامعہ المنتظر لاہور چلے گئے محسن ملت علامہ سید صفدر نجفی، آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی اور دیگر اساتید سے کسب فیض کرنے کے بعد 1980ء میں اعلی تعلیم کے حصول کے لئے حوزہ علمیہ قم ایران میں داخلہ لیا۔

وفاق ٹائمز نے ان سے دانشگاہ جعفریہ واگھریجی میرپور خاص کے بارے میں انٹرویو لیا ہے جو قارئیں کی خدمت میں پیش ہے:

وفاق ٹائمز: سب سے پہلے آپ کا شکریہ کہ آپ ہمارے دفتر تشریف لائے اور ہمیں وقت دیا، قبلہ آپ اپنے بارے میں مختصر بتائیں۔۔؟

محمد محسن مہدوی ہوں، میں نے ابتدائی تعلیم میرے والد بزرگوار سے حاصل کی اور اس کے بعد جامعہ المنتظر لاہور میں داخلہ لیا، محسن ملت علامہ سید صفدر نجفی، آیت اللہ حافظ ریاض حسین نجفی اور دیگر اساتید سے کسب فیض کرنے کے بعد 1980 میں ایران میں اعلی تعلیم کے حصول کے لئے داخلہ لیا اور یہاں پر بھی مختلف اساتید سے کسب فیض کیا اور 1987 کی دہائی میں جب والد محترم کا انتقال ہوا تو مجھے مکمل ایران کو خیر باد کہہ کر پاکستان جانا پڑا۔

وفاق ٹائمز: دانشگاہ جعفریہ واگھریجی میرپور خاص کے بارے میں بتائیں، اس مدرسے کا موسس کون تھا، کب وجود میں آیا اور اس وقت کتنے طالبعلم زیر تعلیم ہیں؟

دانشگاہ جعفریہ 1954-55 میں وجود میں آیا اور اس حوزہ علمیہ کا موسس حجت الاسلام مولانا غلام مہدی نجفی تھے، جن کا تعلق سندھ سے تھا اور آیت اللہ العظمی سید محسن حکیم کے وکیل مطلق تھے اور حجت الاسلام غلام مہدی نجفی علاقے کے لوگوں کے اصرار پر نجف سے پاکستان تشریف لائے۔ اور علاقے میں اتنا کام کیا کہ اب بھی وہاں کے لوگوں سے پوچھے تو ان کا یہی کہنا ہے کہ اگر ہمارے چہروں پر ڈارھی ہے اور یہاں مسجدیں آباد ہیں تو یہ سب مولانا غلام مہدی نجفی کا مرہون منت ہے اور اس وقت مدرسے میں تقریبا 140 طلباء زیر تعلیم ہیں۔

وفاق ٹائمز: کیا دانشگاہ جعفریہ میں شروع سے ہی حوزوی تعلیم رائج تھی۔۔۔؟

دیکھیں! میرپور خاص میں اس وقت بنیادی طور پر کوئی سہولیات موجود نہیں تھیں اور دیہات ہونے کی وجہ سے مولانا صاحب گدھا گاڑی اور سائیکل پر مختلف جگہوں پر تبلیغ کیلئے جایا کرتے تھے اور انہوں نے بڑی کوشش سے اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس کا نام مدرسہ جعفریہ رکھا۔ اس وقت اس مدرسے میں 25 طالبعلم تھے اور اس وقت سندھ میں نماز جنازہ پڑھانے کے لئے کوئی عالم دین موجود نہیں تھا، لہذا طے یہ ہوا کہ ایک ایسا مدرسہ بنایا جائے تا کہ ایک سال کے عرصے میں طلاب کو ایک مبلغ کے طور پر تیار اور مختلف جگہوں پر تبلیغ دین کے لئے بھیجا جا سکے، لہذا سب سے پہلے اس مقصد کیلئے بلال دینی تربیتی درسگاہ کے نام سے ایک مدرسہ بنایا گیا اور یہ سلسلہ تقریبا چار سال تک جاری رہا۔ اس سے کافی حد تک لوگوں کی ضروریات پوری ہوئیں لیکن کورس کا دورانیہ کم ہونے کی وجہ سے معاملات خراب بھی ہوتے تھے۔ لہذا اسکے بعد مولانا عباس علی صاحب نے اس مدرسے کا نام تبدیل کر کے دانشگاہ جعفریہ رکھا اور مکمل حوزوی دروس کا آغاز کیا اور اس مدرسے کے تحت سندھ بھر میں مدارس کا ایک سلسلہ شروع ہوا اور تقریبا 20 مدارس وجود میں آئے لیکن کچھ نا مساعد حالات کی بنا پر کچھ مدارس بند ہوئے اور اس وقت 15 مدارس موجود ہیں اور جب عراق اور ایران کا راستہ کھلا تو ہمارے مدارس سے طلاب نے اعلی تعلیم کیلئے حوزہ علمیہ نجف اور قم کا رخ کیا اور اس وقت ہمارے مدارس کے 100 سے زائد طلاب حوزہ علمیہ نجف اشرف میں زیر تعلیم ہیں۔

وفاق ٹائمز: قبلہ مدرسے کی دیگر فعالیتوں کے بارے میں بتائیں۔۔؟

مدرسے کا اصل ہدف طالبعلموں کی علمی تربیت ہے تا کہ معاشرے کے معاملات کو بہتر انداز میں درک اور صحیح معنوں میں دین مبین کی خدمت کر سکے اور مدرسے کے تحت اس وقت تبلیغی سلسلہ بھی جاری ہے، خاص کر رمضان اور محرم میں مختلف جگہوں پر ہمارے طلاب تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔

15 سے 20 جگہوں پر مدرسے کی طرف سے علماء کرام دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ضرورت کے مطابق مختلف جگہوں پر علماء کرام کو تبلیغ کے لئے بھیجا جاتا ہے، اس کے علاوہ دینیات سنٹرز اور دیگر تعلیمی کورسز کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

وفاق ٹائمز: مدرسے کے علمی کاموں کے بارے میں ہمیں آگاہ کیجئے اور کتنے اساتید مدرسے میں مشغول ہیں۔۔؟

مدرسے میں اس وقت 11 اساتید خدمات سرانجام دے رہیں اور مدرسے کا اصلی ہدف علمی شخصیت کی تربیت کرنا ہے، اسکے علاوہ بھی مدرسہ ہذا کے تحت بہت سارے اہم کام ہو رہے ہیں، جن میں سے ایک اہم کام، سندھی زبان میں مختلف دینی اور اعتقادی کتابوں کی نشر و اشاعت ہے۔

اس وقت ہمارے مدارس کے 100 سے زائد طلاب حوزہ علمیہ نجف اشرف میں زیر تعلیم ہیں

وفاق ٹائمز: قبلہ آخر میں کوئی اہم پیغام دینا چاہیں گے۔۔؟

ہماری تمام تر کوششیں دین مبین اسلام کی ترویج کے لئے ہونی چاہئیں اور الہی کاموں میں ہمیں ذاتیات اور ذاتی مفادات کو بالائے طاق رکھ کر آگے بڑھنے کی ضرورت ہے اور خصوصا مدارس کے لئے یہ پیغام ہے کہ مدارس صرف طلاب کی تعلیم و تربیت کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دیں اور اگر کوئی خلوص دل سے صرف اور صرف خدا کی خشنودی کے لئے کام کرے تو یقینا کامیابی اس کا قدم چومے گی۔

انٹرویو: احمد علی جواہری

یکساں نصاب تعلیم اور اکثریت پسندی

یکساں نصاب تعلیم ایک دلکش نعرہ اور قومی خواہش بھی ہے کہ ایک قوم ایک نصاب کا خواب پورا ہوجائے۔ ویسے تو ہر چیز میں تنوع کا دور ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ صرف ایک سوچ معاشرے میں تنازعات کا باعث بنتی ہے اور ہمیں بچوں کو ہر طرح کے عقائد و نظریات کے ساتھ انجوائے کرنے کی تربیت دینی چاہیئے۔ وہ اپنے عقائد و نظریات پر مضبوطی سے قائم رہیں اور دوسرے نظریات و عقائد کے لوگوں کے ساتھ بھی اچھے تعلقات رکھیں۔ دنیا بھر میں یہ مسئلہ ہے کہ معاشروں میں کچھ نظریات کے مجموعی ماننے والے زیادہ لوگ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ افرادی طور پر کم ہوتے ہیں۔ نظریاتی ریاست میں ریاست بچوں کے ذہنوں کو مذہب کی بنیاد پر پروان چڑھانا چاہتی ہے، تاکہ جو نسل سامنے آئے، وہ مذہبی تشخص کو اہم قرار دیتے ہوئے اس کے حوالے سے حساسیت کا مظاہرہ کرے۔ یہاں تک تو بات ٹھیک، معاملہ اس وقت گھمبیر ہوجاتا ہے، جب اکثریت کی تعبیر و تشریح کو معاشرے کے تمام طبقات پر مسلط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس طرح معاشرے کا بڑا حصہ عدم تحفظ کا شکار ہوجاتا ہے، جب کوئی کمیونٹی عدم تحفظ کا شکار ہوجائے تو یہ نصاب جو قوم کو متحد کرنے کے لیے بنایا گیا تھا، وہ اپنی وقعت کھو دیتا ہے۔ اب بھی یہی ہوا، حکومت نے بڑے خلوص نیت سے یکساں نصاب تعلیم پر کام کا آغاز کیا اور تمام مسالک کے نمائندوں کو بھی اس میں شامل کیا گیا۔ اس میں یہ ہوا کہ کچھ ایسے لوگ بھی اس میں شامل ہوگئے، جنہوں نے اکثریتی نظریات پر اتنا اصرار کیا کہ اس سے وہ نصاب بتدریج اسلامی نصاب سے اکثریت پسندی کا شکار ہوکر ایک فرقہ کا نصاب بن گیا۔ شیعہ علما و ماہرین شروع دن سے اس نصاب پر تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں اور بار بار کہہ رہے ہیں کہ ان کی تجاویز کو نصاب میں شامل نہیں کیا گیا۔ ایسی کمیٹیوں کی کمپوزیشن کچھ یوں ہوتی ہے کہ چھ سات رکنی کمیٹی میں عملی طور پر ایک ہی شیعہ ہوتا ہے، اب دوسرے ممبران، وہ جن عناوین سے مرضی آئے ہوں، وہ عملی طور پر ایک طرف ہوجاتے ہیں اور شیعہ مسلک کی آراء کو اس طرح اہمیت نہیں دی جاتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی شیعہ ممبر نے دس تجاویز دی ہیں تو کسی ایک آدھ تجویز کو جزوی طور پر قبول کر کے اس پر احسان عظیم کر دیا جاتا ہے اور عملی طور پر اکثریت پسندی غالب رہتی ہے۔ میری اس حوالے سے تجویز ہے کہ ایسی کمیٹوں میں اس کے ٹی او آرز میں یہ بات شامل کروانی چاہیئے کہ ہر مسلک کے مسائل میں اس مسلک کی رائے ہی معتبر ہوگی اور سوچ سمجھ کر انتہائی اعتدال کے ساتھ کچھ سرخ لائنوں کا تعین بھی کر لیا جائے، جس میں تصور امت کے اسلامی نظریہ اور اپنے تشخص کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلہ کیا جائے۔ میرا ایسی کمیٹیوں کے حوالے سے تجربہ یہ ہے کہ ان میں تفصیلی ادلہ کو پیش کرنا نہیں ہوتا اور فقط نظریہ بتا کر اس کے مطابق اقدام کرانے میں اکثریت پسندی مانع ہوتی ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ نجانے کیوں اتنے بڑے فورمز پر فرقہ سے باہر نکلنے کی کوشش بھی نہیں کی جاتی اور اسلام کی بجائے اپنی فکر کے نفاذ پر ہی اصرار کیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ بڑا واضح ہے کہ اتنی بڑی شیعہ کمیونٹی کو نظرانداز کر کے قومی یکجہتی کا حامل نصاب کیسے تشکیل دیا جاسکتا ہے؟ گلگت بلتستان میں نصاب تعلیم کو لے کر ایک بڑی تحریک چلی ہے، جس میں کئی کئی ہفتوں تک کرفیو نافذ کرنا پڑا ہے۔ لوگوں کی جانیں گئی ہیں، اب کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کی آراء کا انعکاس قومی نصاب میں نہ ہو؟ اگر اسی طرح اپنے فرقہ کی رائے کو ہی اسلام کا لبادہ پہنا کر پیش کیا جاتا رہا تو بہت جلد وہ قوتیں غالب آجائیں گی، جو ملک کو سیکولرازم کی گود میں پھینکنا چاہتی ہیں۔ ویسے بھی نوجوان نسل بڑی تیزی سے ان قوتوں کے قریب ہورہی ہے، جو مذہب گریز خیالات رکھتی ہیں۔

ان کو دین سے قریب کرنے کے لیے فرقہ وارانہ خیالات سے بلند ہوکر اسلام کی تعلیم دینا ہوگی۔ پاکستان میں موجود ہر گروہ کی اسلامی تفہیم کو اہمیت دینا ہوگی، یہاں اکثریت پسندی کا مظاہرہ کر کے کسی کا استحصال نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستان کا آئین اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ ہر قوم، مذہب اور مسلک کے ماننے والوں کو ان کے عقائد و نظریات کے خلاف تعلیم نہیں دی جاسکتی۔ بین الاقوامی قوانین اور بالخصوص انسانی حقوق میں اس بات کی گارنٹی دی گئی ہے اور ان اقوام کو پابندیوں اور تنقید کا سامنا ہے، جو ایک طرح کے نظریات کو ٹھونسنے کی کوشش کرتی ہیں۔ پاکستان میں تین فیصد کے قریب غیر مسلم ہیں، ان کے لیے الگ سے اخلاقیات کا مضمون موجود ہے، کیونکہ ہم انہیں ان کے عقائد و نظریات کے خلاف اسلامیات نہیں پڑھا سکتے۔ مجھے فرقہ پرستی والی سوچ جو اکثریت پسندی کا مظاہرہ کر رہی ہے، اس کے اقدامات سے یہ خدشہ پیدا ہوگیا ہے کہ شیعہ کمیونٹی سرے سے الگ نصاب تعلیم کا مطالبہ نہ کر دے اور پہلے کی طرح الگ اسلامیات کی تحریک شروع نہ ہوجائے۔ اس کی مضبوط بنیادیں اس ذہنیت نے فراہم کر دی ہیں، جس نے ان کی تمام تجاویز کو رد کر دیا ہے۔ امید کرتے ہیں کہ نصابِ تعلیم میں جو کجی رہ گئی ہے، اس کو نفاذ سے پہلے دور کیا جائے گا، تاکہ ہم وہ خوبصورت دن دیکھیں، جب تمام مسالک ملکر اس نصاب تعلیم کو اپنا نصاب کہہ رہے ہوں اور کوئی بھی اسے مسلط شدہ نصاب نہ کہے۔

یوم خواتین اور حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

طول تاریخ میں عورت ظالم بھی رہی اور مظلوم بھی، خاص طور پر دورِ جاہلیت میں تو اس کی مظلومیت تمام حدود کو عبور کر گئی تھی۔ حالت یہاں تک آ پہنچی تھی کہ پیدا ہوتے ہی اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ باقاعدہ ان کی خرید و فروخت کی منڈیاں اور بازار سجتے تھے، لیکن اسلام نے عورت کو نہ صرف عزت و وقار کی انتہائی بلندیوں تک پہنچایا بلکہ اسے ماں باپ کیلئے رحمت، اولاد کیلئے جنت اور شوہر کیلئے نصف ایمان کی محافظہ بنانے کیساتھ ساتھ حق ملکیت، تجارت، کاروبار اور حجاب جیسی نعمت سے سرفراز کر کے اوج ثریا تک پہنچا دیا، لیکن اسلام کی روشنی جس نے ظلم و جور کی تاریکیوں کو ختم کر دیا تھا۔

ملوکیت اور عالمی استعمار نے اسے آج پھر دور جاہلیت سے بھی بہت آگے ظلمت اور تاریکیوں کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں پھینک دیا ہے اور آج کا دور جسے انسان اپنے طور پر ترقی یافتہ اور روشن فکری کا دور کہتا ہے، عورت کے استحصال کا دروازہ پہلے سے کہیں عجیب انداز میں کھلا ہوا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ عورت ہر پروڈکٹ کا عریاں اشتہار بنی ہوئی فخر محسوس کرتی ہے۔ مردوں کے برابر حقوق مانگ کر گھر کی چاردیواری کے اندر اپنی عزت، عفت اور ناموس کی حفاظت کیساتھ دنیا کی تمام تر ضروریات اپنے قدموں میں حاصل کرنے کی بجائے گھر سے باہر نکل کر فتنوں، قتل و غارت اور وڈیروں، سرمایہ داروں، صنعتکاروں کی خواہشات اور خدمت گاری کو اپنے لئے عزت اور شرف تصور کر کے اسلام کی مخدرات عصمت بیبیوں، ازواج مطہرات رضوان اللہ علیھن اور خانوادہ اہلبیت اطہارؑ کی عظیم مرتبت بیبیوں بالخصوص سیدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ کبریٰ بضعۃ الرسول حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے کردار کو اپنا آئیڈیل بنانے کی بجائے آج کی دنیا کی بدقماش اور بدکردار عورتوں کو آئیڈیل بنا کر ذلت اور رسوائی کے تاریک گڑھوں میں جا گری ہے۔

آج کی عورت گھر کے اندر ایک شوہر اور اولاد کی خدمت سے تنگ دن بھر میں ہزاروں نامحرم مردوں کی خدمت پر راضی رہنا پسند کرتی ہے اور ایسے لباس اور وضع قطع میں گھر سے نکلتی ہے، گویا حضرت علی علیہ السلام کے اس فرمان کی عملی تفسیر بن چکی ہیں، جو آپ علیہ السلام نے بطور پیشین گوئی ارشاد فرمائی تھی کہ ''عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا، جس میں عورتیں لباس تو پہنیں گی، لیکن عریاں ہوں گی، دنیا کے ہر فتنہ و فساد میں حصہ دار ہوں گی، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جائیں گی اور مردوں کو مخاطب کر کے آپؑ نے ارشاد فرمایا تم بُری عورتوں کے شر سے تو بچو ہی سہی بلکہ جو نیک ہیں، ان سے بھی محتاط رہو، تم اچھے کاموں میں بھی بے سوچے سمجھے اور حد سے زیادہ ان کی فرمانبرداری نہ کرو، تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تم کو برائی میں بھی اسیر نہ کرلیں۔ پھر فرمایا، اے لوگو! تم عورتوں کو رازدار نہ بناؤ اور نہ ہی مال و دولت کی حفاظت کی انہیں ذمہ داری سونپو اور نہ ہی گھریلو امور میں سب کچھ ان پر چھوڑ دو، کیونکہ اگر انہیں چھوڑ دیا جائے تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی تباہیوں میں ڈال دیں گی اور مملکتوں کو تباہ و برباد کر دیں گی، ہم نے انہیں ایسا پایا ہے کہ وہ اپنی خلوتوں میں بے دینی، اپنی شہوتوں میں بے صبری اور اپنی ضرورتوں میں بے تقوائی اختیار کر لیتی ہیں، ان کیساتھ لذت آسان اور حیرت زدہ ہے، تکبر ان کی سرشت میں داخل ہے، خواہ بوڑھی ہی کیوں نہ ہوجائیں اور غرور خود بینی ان کا اوڑھنا بچھونا ہے، خواہ وہ کتنی ہی عمر رسیدہ کیوں نہ ہوں، ان کی خوشی ان کی شرمگاہوں میں ہے اور اگر انہیں تھوڑی چیز نہ دی جائے تو وہ کثیر چیزوں پر بھی شکرگزار نہیں ہوتیں، خیر اور اچھائی اور نیکی کو بھول جاتی ہیں، شر اور برائی کو یاد رکھتی ہیں، الزام تراشی میں پیش قدم ہوتی ہیں، ان میں یہودیوں والی تین خصلتیں پائی جاتی ہیں۔

۱۔ مظلوم بنتی ہیں جبکہ خود ظالم ہوتی ہیں۔
۲۔ قسمیں کھاتی ہیں جبکہ جھوٹی ہوتی ہیں۔
۳۔ روکتی ہیں جبکہ خود رغبت رکھتی ہیں۔

بہرحال ان کیساتھ مدارات کرو، ان کیساتھ اچھی گفتگو کرو، شاید نیکی کی راہ پر چل پڑیں۔ اسی طرح دانشوروں کا قول ہے کہ اگر ایک عورت اپنے آپ کو اسلام کے صحیح نورانی سانچے میں ڈھال لے تو پورا معاشرہ گلستان کا منظر پیش کرے گا۔ ایک عورت کی صحیح تربیت تین خاندانوں کی اعلیٰ تربیت کی ضامن ہے۔

دنیا بھر کی عورتوں کیلئے بالعموم اور مسلمان خواتین کیلئے بالخصوص حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لخت جگر حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام جن کا آج یوم ولادت ہے کی سیرت اور کردار ہر حوالے سے آئیڈیل اور مثالی کردار ہے۔ آپ علیہا السلام کو آنحضرتؐ نے مومنات کی اولین و آخرین جنتی عورتوں کی سیدہ و سردار قرار دیا ہے۔ اس دنیا میں اگر عورتوں نے فرعون، نمرود، شیداد، قارون جیسے ظالموں اور طاغوتوں کو جنم دیا ہے، انبیاء، اولیاء، اوصیاء نے بھی اسی عورت کی طیب و طاہر کوکھ سے جنم لیا ہے۔

علامہ سید مرید حسین نقوی کا کیچ میں پاک فوج کے 10 جوانوں کی شہادت پر افسوس کا اظہار

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے نائب سربراہ علامہ سید مرید حسین نقوی نے بلوچستان کے ضلع کیچ میں دہشت گردوں کے حملے میں پاک فوج کے 10 جوانوں کی شہادت پر افسوس کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ قوم پوری قوت کے ساتھ اپنی بہادر افواج کے شانہ بشانہ کھڑی ہے اور ہمیں ان کی عظیم قربانیوں پر فخر ہے۔علامہ سید مرید حسین نقوی نے مزید کہا کہ وطن کی محبت میں جان قربان کرنے والے بہادر جوانوں اور ان کے خاندانوں کو سلام، اللہ شہداء کو جزا عطا فرمائے اور ان کے پیاروں کو صبر جمیل دے۔خیال رہے کہ بلوچستان کے ضلع کیچ میں سیکیورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر دہشت گردوں کے حملے میں 10 اہلکار شہید ہو گئے تھے۔

کراچی میں شہید علامہ ضیاء الدین رضوی کی برسی پر اجتماع، نصاب تعلیم کیلئے سید ضیاء الدین رضوی نے اپنے جان کا نذرانہ پیش کیا، مقررین

پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں نہضت کاروان شہید رضوی کی جانب سے گلگت بلتستان کے نامور عالم دین شہید علامہ ضیاء الدین رضوی کی برسی کا پروگرام امام بارگاہ وحدت المسلمین چشتی نگر گلستان جوہر میں منعقد کیا گیا۔جس میں امت واحدہ پاکستان کے سربراہ علامہ محمد امین شہیدی، جعفریہ الائنس پاکستان کے سینئر نائب صدر علامہ حسین مسعودی، معروف عالم دین علامہ شیخ عباس وزیری، مولانا نجم الحسن اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ اس موقع پر شہباز گلگتی، شاہد بلتستانی سمیت دیگر منقبت خوانوں نے بارگاہ شہداء میں نذرانہ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض مذہبی اسکالر ڈاکٹر سید مظفر رضوی نے انجام دیئے، جبکہ اس موقع پر شرکاء کی بڑی تعداد شہید علامہ ضیاء الدین کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے پروگرام میں شریک تھی۔ مقررین نے برسی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شہید علامہ ضیاء الدین رضوی نے اپنی زندگی مظلوموں کے حقوق کی بازیابی کیلئے صرف کی اور زندگی کے آخری دن تک ستمگروں کیخلاف ڈٹے رہے، گلگت بلتستان کے عوام کی عزت نفس اور کرامت کو بحال کرنے کیلئے اپنی

جان دیدی، لیکن اپنے اصولوں پر کوئی سودا نہیں کیا۔ مقررین کا کہنا تھا کہ شہید ضیاء الدین اتحاد و وحدت کے داعی تھے، امام خمینیؒ کے سچے عاشق اور شہید قائد علامہ عارف حسین الحسینیؒ کے سچے ساتھی تھے۔

آیت اللہ حافظ ریاض نجفی سے شیعہ علماء کونسل کے وفد کی ملاقات، اتحاد ملت اسلامیہ پر زور

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر آیت اللہ حافظ سید ریاض حسین نجفی سے شیعہ علماء کونسل کے وفد نے حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر میں مرکزی سیکرٹری جنرل علامہ شبیر حسن میثمی کی قیادت میں ملاقات کی۔ ملاقات میں ملکی سیاسی، ملی اور تنظیمی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا گیا اور اتفاق پایا گیا کہ ملت اسلامیہ میں اتحاد و اتفاق کے فروغ کے لیے کاوشوں کو مزید تیز کیا جائے۔ حافظ ریاض نجفی نے زور دیا کہ کارکن کسی بھی تنظیم کا اثاثہ ہوتے ہیں۔

کارکنوں پر توجہ دینی چاہیے۔ قیادت اور کارکنوں کے درمیان کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ یہ کارکن ہی ہےں جو تنظیم اور قیادت کا پیغام عوام تک پہنچاتے ہیں اور اپنے علاقے میں قیادت کے نمائندے سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ کارکنوں کو عزت دی جانی چاہیے، کارکن ہی تنظیم سازی کرتے اور تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بناتے ہیں۔ اور قیادت کے دست و بازو بنتے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ شیعہ علماء کونسل کو تنظیم سازی، کارکنوں کی فکری تربیت کے ساتھ ان کی سیاسی سماجی اور تنظیمی تربیت پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

علامہ سید تقی نقوی کی علامہ ساجد نقوی سے راولپنڈی میں ملاقات

وفاق ٹائمز کے نامہ نگار کی رپورٹ کے مطابق، قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی سے شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی نائب صدر اور سربراہ وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے مشیر علامہ سید محمد تقی نقوی نے ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد راولپنڈی میں ملاقات کی ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ملاقات میں ملکی اور بین الاقوامی حالات پر ہونے والی سیاسی اور دینی تبدیلیوں کے بارے میں گفتگو اور تبادلہ خیال کیا گیا ہے۔

یکساں نصاب کے نام پر مخصوص مسلکی سوچ کو قوم پر مسلط نہیں ہونے دیں گے، علامہ سبطین

شیعہ علماء کونسل کے مرکزی نائب صدر علامہ سید سبطین حیدر سبزواری نے یکساں نصاب کے نام پر متنازع مواد کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ مجوزہ نصاب مسلکی کہا جا سکتا ہے، تمام مکاتب فکر کا متفقہ نہیں ہے۔ تحفظات دور نہ کئے گئے تو احتجاج کریں گے۔ اس حوالے سے قائد ملت جعفریہ علامہ سید ساجد علی نقوی پالیسی کا اعلان کریں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یکساں نصاب کے نام پر مخصوص مسلکی سوچ کو قوم پر مسلط نہیں ہونے دیں گے۔ مجوزہ نصاب آئین اور وحدت امت اسلامی کے خلاف ہے۔ ریاست مدینہ کے دعویدار متنازع نصاب تعلیم کے نام پر قوم کو انتشار کا شکار کر رہے ہیں۔ میڈیا سیل کی طرف سے جاری بیان میں انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ایک سازش کے تحت جنرل ضیاء الحق کے آمرانہ دور سے فرقہ وارانہ تفریق پیدا کی جارہی ہے، تا کہ مکتب اہل بیت کے پیروکاروں کو دیوار سے لگایا جائے مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دشمن کو ہمیشہ اپنے منہ کی کھانی پڑی۔ انہوں نے واضح کیا کہ 'متنازع بنیاد اسلام بل' کے مسلط کرنے میں ناکامی کے بعد درود ابراہیمی میں تبدیلی اور اب متنازع نصاب تعلیم

سے ثابت ہو گیا کہ موجودہ حکومت ضیاء الحق کی فرقہ وارانہ پالیسی سے بھی آگے نکل گئی ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ نصاب تعلیم میں سے اہل بیت اطہار کا تذکرہ نکال دیا گیا ہے۔ کربلا کا ذکر تک نہیں ہے، اور واضح کیا کہ کسی ایسے نصاب تعلیم کو تسلیم نہیں کرتے جو ذکر اہل بیت سے خالی ہو۔

شیعہ علماء کونسل کے تحت کراچی میں شہداء اسلام کانفرنس، یمن پر جارحیت کی مذمت

شیعہ علماء کونسل پاکستان کے زیر اہتمام کراچی کی انچولی سوسائٹی میں واقع امام بارگاہ شہدائے کربلا میں شہدائے اسلام کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں بڑی تعداد میں مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام اور عوام نے شرکت کی اور شہداء سے اظہار عقیدت پیش کیا۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ شبیر حسن میثمی نے کہا کہ اس وقت ملک میں اتحاد و وحدت کی فضا کو قائم کرنے کی اشد ضرورت ہے اور تمام مسالک کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں ہم سب کو اپنا اپنا کلیدی کردار ادا کرنا ہوگا، پاکستان میں کوئی فرقہ واریت نہیں ہے بلکہ پاکستان میں کچھ فرقہ پرست ٹولے ہیں، جو اس ملک کی فضاء کو خراب کرنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، حکومت کو چاہیئے کہ ایسے عناصر کی روک تھام کے لئے اہم اقدامات اٹھائے، تا کہ اس ملک میں اتحاد و وحدت کی فضا کو قائم رکھا جا سکے، یہ امت مسلمہ امت واحدہ ہے۔ علامہ ناظر عباس تقوی نے کہا کہ پاکستان ایک انتہائی حساس دور سے گزر رہا ہے، ملک میں ایک بار پھر دہشت گردی کی لہر پھیل رہی ہے، حکومت کو چاہیئے کہ لوگوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنائے، ڈیرہ اسماعیل خان اور ملتان میں شیعہ ٹارگٹ کلنگ کے بعد لاہور انارکلی بازار میں ہونے والا دھماکہ ملک کے امن کو خراب کرنے کی سازش ہے، جس کی ہم شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔